حکایت نگاری

فارسی زبان کا ادبی سرمایہ، خصوصاً اس کا نثری سرمایہ اگر ایک طرف ایسی کتابوں سے مملو ہے جو تذکرے، تاریخ و جغرافیہ، عرفان و تصوف، مذہبیات و سیاسیات، انشا و ترسّل نیز مختلف موضوعات و مباحث اور علوم و فنون سے رشتہ رکھتی ہیں تو دوسری طرف اس میں ایسی کتابوں کی بھی کمی نہیں جو ملّی اور بہادری کی داستانیں بیان کرتی ہیں، عشق و رومان کے موضوع سے تعلق رکھتی ہیں اور طرح طرح کے قصے، کہانیوں سے آراستہ ہیں۔ بیشک دنیا کی دوسری زبانوں کی طرح فارسی میں بھی قصے، کہانیوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قصہ، مشرق سے مغرب کی طرف گیا ہے اور قصے کا فن مغرب سے مشرق کی طرف آیا ہے۔ اس فن کی آمد نے قصے کو داستان، ناول، افسانے اور ڈرامے کے خانوں میں بانٹ دیا۔ ورنہ بنیادی چیز وہی ہے جس کو ''قصص و حکایات'' کہتے ہیں۔

فارسی میں حکایات و قصص کا رواج پہلوی ادب کے عہد سے وابستہ ہے۔ کتنے قصے اور کہانیاں ہیں جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی ہوئی نئے زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوئی ہیں۔ حکایات و قصص کا سرمایہ مختلف صورتوں میں ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ منظوم اور منثور شاہنامہ کی روایت، مثنویات کے ذخائر اور پہلوی، عربی اور دیگر زبانوں سے مترجمہ ادب کا بڑا حصہ ''حکایات و قصص'' کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ حکایتیں اور قصے، ادبی و علمی کتابوں کے لیے مرصع زیورات کا درجہ رکھتے ہیں۔

ادبی کتابوں میں قصوں کو مختلف طریقوں سے بیان کرنے کا عام رواج رہا ہے۔ اس کے علاوہ تذکروں، حالاتِ صوفیا و شعرا، لطائف، امثال و حِکم، سیاست و اخلاق اور دیگر علوم و فنون کی کتابوں میں حکایتوں اور قصوں کا بڑا سرمایہ موجود ہے۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ مختلف نوعیت کی کتابوں میں گفتگو کی مختلف نوعیت ہوتی ہے اور اخلاق وحکمت، پند ونصائح، سماجیات وسیاسیات اورازیں قبیل مختلف موضوعات زیر بحث ہوتے ہیں اوران کے بلند مرتبہ لکھنے والے،مختلف بیانات کی تصدیق و تائید کے لیے حقیقی یا مصنوعی حکایتیں پیش کرتے ہیں۔ اس طرح یہ حکایتیں گویا مصنف کے قول پر گواہی کا کام دیتی ہیں۔

فارسی میں داستان وقصص اور حکایات کے تعلق سے ''کلیلہ و دمنہ''، ''سند باد نامہ'' اور ''مرزبان نامہ'' جیسی کتابوں کے علاوہ ''قابوس نامہ''، ''سیاست نامہ''، امام غزالی کی کتاب ''نصیحۃ الملوک وتحفۃ الملوک''، سعدیؔ کی ''گلستان''، علامہ دوّانی کی ''اخلاق جلالی''، واعظ حسین کاشفی کی ''لطائف الملوک''، عروضی سمرقندی کی ''چہار مقالہ'' اور عوفی کی ''جوامع الحکایات'' خاص اہمیت رکھتی ہیں۔مزید برآں ''کیمیائے سعادت''، جامیؔ کی ''بہارستان''، اخلاقیات کی کتابیں ''اخلاق محسنی''، ''اخلاق ناصری''، ''انوار سہیلی'' بھی حکایات وقصص سے خالی نہیں۔ نخشبی کی کتاب ''طوطی نامہ''، مجدالدین محمد حسینی کی ''زینت المجالس''، عبید زاکانی کی ''اخلاق الاشراف''، صفوی دور کی تصنیف ''شمسہ وقہقہہ''، قاچاری دور کی کتاب ''مفرح القلوب'' بھی فارسی حکایات وقصص سے مزین ہیں۔

سعدیؔ شیرازی

فارسی نظم ونثر کی تاریخ میں سعدیؔ شیرازی کے نام اوران کے کارناموں سے پوری دنیا واقف ہے۔ تاتاری دور کے اس مشہور وممتاز شاعر اور نثر نگار کا پورا نام شیخ شرف الدین یا مصلح الدین اور والد کا نام سعد الدین عبداللہ تھا۔ شیراز کو ان کا وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سعدیؔ شیرازی کے والد اتابک سعد بن زنگی کے ملازم تھے۔ اسی مناسبت انھوں نے اپنا تخلص سعدیؔ رکھا تھا۔ سعدیؔ کی ولادت ۵۸۰ھ / ۱۱۸۴ء اور وفات ۶۹۱ھ / ۱۲۹۱ء میں ہوئی۔ وہ شیراز کے مقام ''دلکشا'' کے نزدیک پہاڑ کے دامن میں دفن ہوئے جو ''سعدیہ'' سے مشہور ہے۔

سعدیؔ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ انھوں نے علوم متداولہ میں مہارت حاصل کی، پھر بغداد جا کر مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے۔ علامہ ابن جوزی کی شاگردی پائی اور ۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء میں سندِ تکمیل حاصل کی۔ حصولِ علم کے بعد وہ سیر و سیاحت کے لیے نکلے۔ ۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء تک عرب، شام، ایشیائے کوچک اور شمالی افریقہ کا سفر کیا اور کئی مرتبہ پا پیادہ حج کے فرائض بھی ادا کیے۔ سعدیؔ نے بیت المقدس میں سقائی کا کام بھی کیا۔ وہ بزرگان دین سے نیاز حاصل کرنے کے لیے روم گئے۔ ایک مرتبہ طرابلس میں عیسائیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور انھیں خندق کھودنے کی سزا ملی۔ پھر ایک دوست نے معاوضہ دے کر چھڑایا اور اپنا داماد بنا لیا لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہو سکی۔

سعدیؔ شیرازی نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے بیعت حاصل کی۔ جب وہ یمن کے صدر مقام صنعا میں تھے تو ایک اور عقد کیا، اس سے اولاد بھی ہوئی لیکن زندہ نہیں رہی۔

سعدیؔ کا علمی سفر ۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء سے شروع ہوتا ہے۔ وہ ایک بلند پایہ شاعر اور فارسی غزل کے امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے ہر صنف میں شاعری کی ہے اور اسے امتیازات بخشا ہے۔ قصیدے کو فقط مداحی اور بے جا خوشامد پسندی سے نجات دلائی۔ غزل میں دلی واردات و جذبات بیان کیے۔ ان کی اصل شہرت ''گلستان'' اور ''بوستان'' سے ہے۔ گلستان ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء اور بوستان ۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء میں لکھی گئی۔

گلستانِ سعدیؔ

''گلستان'' فارسی نثر کی شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ یہ ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء میں لکھی گئی اور فارس کے شہزادے سعد ابن ابوبکر بن زنگی کے نام سے معنون ہوئی۔ اس کتاب کے مقدمے میں سعدیؔ نے سببِ تالیف پر روشنی ڈالی ہے اور کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ یہ ابواب بالترتیب بادشاہوں کی سیرت، درویشوں کے اخلاق، قناعت کی فضیلت، خاموشی کے فوائد، عشق و جوانی، ضعف و پیری، تربیت کی تاثیر اور آدابِ صحبت کے بیان میں ہیں۔ سعدیؔ نے گلستان میں نصیحتوں اور حکمتوں کو بخوبی پیش کیا ہے اور جگہ جگہ اشعار و حکایات سے اس تصنیف کو آراستہ کر دیا ہے۔ اس لیے گلستان کو ''نثر آمیختہ بہ نظم'' کا بہترین نمونہ کہا جاتا ہے۔ سعدیؔ نے بجا طور پر اس کتاب کو تکلمی زبان میں لکھنے کا دعویٰ کیا ہے اور واقعی بول چال کی زبان اور سہل ممتنع کی شان اس کتاب کے امتیازی اوصاف ہیں۔ نثر و نظم فارسی میں شیخ سعدیؔ کی ذہانت و مہارت پوری طرح نمایاں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ماہر نفسیات تھے۔ اسی لیے انھوں نے تلخ اور سخت باتوں کو ظرافت کی چاشنی میں پیش کر کے اپنی کتابوں کو خصوصیت سے قابل مطالعہ بنا دیا ہے۔ سعدیؔ کی کتاب ''گلستان'' بیشک نصائح و مواعظ کا مجموعہ ہونے کے باوجود ادبی چاشنی سے لبریز ہے۔

حکایاتِ گلستان

(۱)

یکی در صنعتِ کُشتی گرفتن سرآمدہ، وسی صد وشصت فنِ فاخر بدانستی و ہر روز بہ نوعی کُشتی گرفتی و گوشۂ خاطرش بہ جمال یکی از شاگردان میلی داشت۔ سی صد و پنجاہ و نہ فن او را در آموخت، مگر یک فن کہ در تعلیمِ او دفع انداختی و تاخیر کردی۔ فی الجملہ پسر بہ قوت وصنعتِ کشتی بسر آمد، چنان کہ کسی را در آن زمان با او مجالِ مقاومت نبود تا بہ حَدّی کہ پیشِ پادشاہانِ آن روزگار گفتہ بود کہ اُستاد را فضیلتی کہ بَر من است، از روی بزرگی ہاست و بہ حقِ تربیت، وگرنہ بہ قوّت از و کمتر نیستم و بہ صنعت با او برابرم۔ مَلِک را این سخن دشوار آمد، فرمود تا مصارعت کردند و مقامی منیع ترتیب دادند و ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت و زورآورانِ اقالیم جمع آمدند و مصاف آراستہ کردند۔ پسر چون پیلِ مست بہ صد مستی کہ اگر کوہِ آہنین بودی از جا بَر کندی۔ اُستاد دانست کہ پسر بہ قوت از وی زیاد است بدان فنِ غریب کہ از او پنہان داشتہ بود باوی در آویخت۔ پسر دفع آن ندانست و بہم برآمد۔ استاد او را از زمین در ربود و بر بالای سر بُرد و بر زمین زَد۔ غریو از خَلق برآمد۔ مَلِک فرمود تا استاد را خلعت دادند و نعمتِ فراوان بخشیدند و پسر را زَجر و ملامَت کردند کہ با پرورندۂ خویش بی وفائی کردی و دعوای مقاومت بسر نبردی۔ پسر گفت: ای مَلِک! اُستاد را بہ زور آوری بر من دست نبود، بلکہ مرا دقیقہ ای از علمِ کُشتی ماندہ بود کہ از من دریغ می داشت و امروز بدان دقیقہ بر من دست یافت۔ اُستاد

گفت: از بہرِ چنین روز نگاہ می داشتم کہ گفتہ اند دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی خواہد، بتواند۔ بیت:

ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد　　چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد

و دیگر نشنیدی کہ چہ گفت آن کہ از پروردۂ خویش جفا دید۔ قطعہ:

یا وفا خود نبود در عالم　　یا کسی اندرین زمانہ نکرد

کس نیاموخت علمِ تیر از من　　کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

الفاظ و معانی:

صنعت　-　ہنر، کاریگری (مراد: داؤ)

کُشتی گرفتن　-　کُشتی لڑنا

سرآمدہ　-　ممتاز، نمایاں

فن فاخرہ　-　عمدہ فن (مراد: بہترین داؤ)

گوشۂ خاطر　-　ذہنی یا دلی جھکاؤ، گوشۂ دل

جمال　-　حسن و خوبی

میل　-　جھکاؤ، رغبت، توجہ (جمع: میلان)

دفع انداختن　-　رُکاوٹ ڈالنا، ٹال مٹول کرنا

تاخیر کردن　-　دیر کرنا، ٹال مٹول کرنا

فی الجملہ　-　بہر حال، بہر کیف، قصہ مختصر، کسی قدر

مجال　-　قدرت، طاقت، ہمت، حوصلہ، گنجائش

مقاومت　-　مقابلہ، برابری کرنا

تا بحدّی کہ　-　اس حد تک کہ، اتنا کہ، یہاں تک کہ، حتیٰ کہ

سخن دشوار آمدن۔　بات دو بھر لگنا، بے تکی بات معلوم ہونا

مصارعت - کُشتی لڑنا

مصارعت کردن- اکھاڑہ تیار کرنا

منیع - مضبوط، استوار

دولت - حکومت (جمع: دول)

ارکانِ دولت - حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار، امیر اور درباری لوگ

اعیان - امرا (واحد: عین)

حضرت - یہاں بادشاہ مراد ہے

اعیانِ حضرت - وزیر و امیر اور ارکانِ سلطنت، اہل دربار، درباری عہدیدار

زورآور- پہلوان

صدمست - ٹکراؤ، زور (مراد: ٹکرانے والے انداز میں، مستی سے جھومتے ہوئے)

کوہِ آہنین - لوہے کا پہاڑ

از جا برکندن - اکھاڑ پھینکنا، جڑ سے اکھاڑ دینا

فن غریب - عجیب و غریب داؤ، فن، ہنر

غریب - انوکھا، اجنبی، مسافر

درآویختن - لٹکنا، ٹیک جانا، جھول جانا (مراد ہے، مقابلہ کے لیے پل پڑنا)

دفع - توڑ، رکاوٹ، دور کرنا

بہم برآمدن - غصہ ہونا، جھنجھلانا

اززمین دربودن- اُچک لینا، زمین پر پٹخنے کے لیے ہاتھوں پر اٹھالینا

برزمین زدن - زمین پر پٹخ دینا، زمین پر دے مارنا

غریو - فریاد، غوغا، شور وغل

خلعت - شاہی لباس، انعامی لباس

نعمت دادن - انعام دینا

زجر - ڈانٹ ڈپٹ، سرزنش

پَروَرَندہ - محسن، مربی (پروردن کا اسم فاعل قیاسی) پرورش کرنے والا، پالنے والا

بسر بردن - پورا کرنا

دعویٰ بسر بردن - دعویٰ ثابت کرنا

دقیقہ - باریکی، نکتہ، خاص بات (مراد خاص داؤ) جمع دقائق

ماندہ بودن - باقی رہ جانا

دریغ داشتن - تامّل کرنا، دریغ کرنا، ہچکچانا، ٹال مٹول کرنا، افسوس کرنا

از بہر چنین روز - ایسے ہی دن کے لیے، ایسے ہی وقت یا موقع کے لیے

نگاہ داشتن - بچائے رکھنا، حفاظت کرنا

کہتر - بہت چھوٹا (کہ +تر) حقیر، معمولی

مہتر - بزرگ، سردار، بڑا (مہ +تر)

ستیزیدن - لڑنا

جفا دیدن - ظلم دیکھنا، ظلم اور بے وفائی سہنا

عاقبت - آخرکار، انجام کار، آخرت

نشانہ کردن - نشانہ بنانا (مترادف: ہدف زدن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ فارسی میں قصے کہانیاں لکھنے کا ایک انداز وہ ہے جسے ''طرزِ درام'' کہتے ہیں یعنی قصے کو فعل حال سے بیان کرنا۔ یہ جدید طرز ہے جس کا استعمال ڈراموں اور بعض افسانوں، ناولوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جب کہ دوسرا انداز وہ ہے جسے ''طرزِ حکایات'' کہا جاتا ہے یعنی قصے کو فعل ماضی سے بیان کرنا، یہ قدیم طرز ہے اور حکایات و قصص میں یہی طرز عام ہے۔ سعدیؒ نے بھی اسے ہی اپنایا ہے۔

☆ حکایتیں چاہے مختصر ہوں یا قدرے طویل وہ نتیجہ خیز ضرور ہوتی ہیں۔ مصنف کا بیان ایک دعویٰ ہوتا ہے اور حکایتیں اس کے لیے ثبوت کا کام دیتی ہیں اور مطالب کو سمجھنا آسان بنا دیتی ہیں۔

حکایاتِ گلستان میں یہ وصف بہت روشن ہے۔

☆ حکایتوں کی مختلف نوعیت ہوتی ہے جیسے تاریخی حکایتیں، حدیثی واقعات، قصص قرآن۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ حکایتیں حقیقی اور تاریخی ہوں۔ وہ بے بنیاد، مصنوعی اور محض مطالب کی وضاحت کے لیے بھی ہوسکتی ہیں۔

☆ ''گلستان'' کی حکایتیں ایک عظیم سیاح کے مشاہدے، تجربے اور سفری یادداشت کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب میں تاریخی نوعیت کی حکایتیں نسبتاً کم ہیں۔

☆ ''گلستان'' کی حکایتیں سعدیؔ کی تکلمی زبان کی وجہ سے خاص ادبی مرتبہ پاتی ہیں اور حکایات میں اشعار کا استعمال ان کا حسن بڑھا دیتا ہے۔ اکثر حکایتیں ''نثر آمیختہ بہ نظم'' ہیں۔

☆ سعدیؔ کی اس حکایت میں ایک ''بیت'' ہے اور ایک ''قطعہ''۔ بیت اصل میں شعر کا ہم معنی لفظ یا اس کا دوسرا نام ہے۔ اس کی تعمیر دو مصرعوں سے ہوتی ہے اور دونوں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ فارسی میں ''بیت'' مثنوی کے شعر ہی کو کہا جاتا تھا، مگر اب یہ قید نہیں۔ ''قطعہ'' میں چند ہی اشعار ہوتے ہیں لیکن اشعار کی کوئی متعین تعداد نہیں ہوتی۔ قطعہ میں عموماً مطلع نہیں ہوتا اور پند و نصیحت کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ ''گلستان'' کی یہ کہانی بتاتی ہے کہ غرور کا انجام بُرا ہوتا ہے، اس سے دربار اور بازار ہر جگہ ذلّت ملتی ہے۔ کسی آدمی پر اعتماد کی بہر حال حد ہونی چاہیے۔ زمانے کے تجربے یاد رکھنا ضروری ہے، صرف جسمانی قوت پر گھمنڈ فضول ہے۔ عقل و ہنر کی طاقت، ظاہری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ آدمی کو آنے والے دن کی بھی فکر رکھنی چاہیے۔ جو بڑوں سے اُلجھتا ہے وہ اس طرح گرتا ہے کہ کبھی اُٹھ نہیں پاتا۔

معروضی سوالات:

۱- سعدیؔ کا پورا نام بتایئے۔

۲- سعدیؔ کی پیدائش کہاں ہوئی؟

۳- سعدیؔ شیرازی کا سالِ ولادت اور سالِ وفات لکھیے۔

۴- سعدیؔ شیرازی جس مقام پر مدفون ہوئے، وہ کس نام سے مشہور ہے؟

۵- مدرسہ نظامیہ، بغداد میں سعدیؔ کے مشہور استاد کون تھے؟

۶- سعدیؔ کے مرشد کا نام کیا ہے؟

۷- سعدیؔ کی کتنی شادیاں ہوئیں؟

۸- 'گلستان' میں کتنے ابواب ہیں؟

۹- گلستان کا سالِ تصنیف بتائیے۔

۱۰- کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' کے صحیح جوڑے لگائیے:

الف	ب
(i) سعدیؔ کا سالِ وفات	(i) علامہ ابن جوزی
(ii) سعدیؔ کے استاد کا نام	(ii) ۱۲۵۸ء
(iii) ''بوستان'' کا سالِ تصنیف	(iii) ۱۲۹۱ء
(iv) سعدیؔ کے مرشد کا نام	(iv) ۱۲۵۷ء
(v) گلستان کا سالِ تصنیف	(v) شیخ شہاب الدین سہروردی

۱۱- ''سی صد و پنجاہ و نُہ'' سے پہلے اور بعد کا عدد اسی طرح فارسی الفاظ میں لکھیے۔

۱۲- صحیح جوڑے ملائیے:

(i) نصیحۃ الملوک	(i) جامی
(ii) اخلاق الاشراف	(ii) دوانی
(iii) چہار مقالہ	(iii) مجد الدین

(iv) بہارستان (iv) امام غزالی

(v) زینت المجالس (v) عبید زاکانی

(vi) اخلاق جلالی (vi) عروضی سمرقندی

تفصیلی سوالات:

۱- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیے۔

۲- گلستان کی اس کہانی سے کیا کیا باتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے؟

۳- فارسی میں حکایات نویسی کے عنوان پر اپنی زبان میں ایک نوٹ لکھیں۔

۴- اس حکایت میں ''قطعہ'' کے ذریعہ سعدیؔ نے جو کچھ کہا ہے اس کی وضاحت کریں۔

۵- اس حکایت میں شامل ''قطعہ'' کی نثر بنائیے۔

عملی کام:

۱- ''گلستان'' کی اس حکایت کے لیے کوئی خوبصورت عنوان چنیے۔

۲- اس حکایت کا اردو میں ترجمہ کر کے اپنے استاد کو دکھائیے۔

---

(۲)

بازرگانی را دیدم، صد و پنجاہ شتر بار داشت، و چہل بندہ و خدمت گار۔ شبی در جزیرۂ کیش مرا بہ حجرۂ خویش خواندہ و ہمہ شب از سخنانِ پریشان گفتن نیآرامید، کہ فلان انبارم بہ ترکستان است و فلان بضاعت بہ ہندستان، و این قبالۂ فلان زمین است و فلان چیز را فلان کس ضمین۔ گاہ گفتی کہ خاطرِ اسکندریہ دارم کہ ہوای خوش است و باز گفتی نہ، کہ دریای مغرب مشوّش است۔ سعدیا سفرِ دیگرم در پیش است، اگر آن کردہ شود بقیہ عمر در گوشہ ای نشینم و عزلت گزینم۔ گفتم آن کدام است۔ گفت گوگرد پارسی بہ چین خواہم بُردن کہ شنیدہ ام قیمتی عظیم دارد و از آن جا کاسۂ چینی بہ رُوم و دیبای رومی بہ ہند و پولادِ ہندی بہ حلب و آبگینۂ حلبی بہ یمن و بردِ یمانی بہ فارس۔ پس ازان ترکِ سفر کنم و بہ دکّانی بنشینم۔ انصاف کہ ازین مالیخولیا چندان فرو خواند کہ مرا بیش طاقت شنیدن نماند و او نیز از گفتن باز ماند۔ پس گفت، ای سعدی! تو ہم سخنی بگوی از آنچہ دیدہ ای و شنیدہ ای۔ گفتم:

رباعی

آن شنیدستی کہ در صحرای غور　　بار سالاری بیفتاد از ستور
گفت چشمِ تنگِ دنیادار را　　یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

الفاظ و معانی

بازرگان - بیوپاری، تاجر، سوداگر (بازار+گان کا مخفف، جمع بازرگانان)

جزیرہ - ٹاپو (خشکی کا وہ حصہ جس کے چاروں طرف پانی ہو۔ جمع: جزائر)

جزیرۂ کیش - ایران کا ایک مشہور مقام

سخنانِ پریشان - اِدھر اُدھر کی باتیں، بہکی بہکی باتیں، فضول اور بے سروپا باتیں (پریشان: بکھرا ہوا)

آرامیدن - چین لینا (یہاں مراد ہے: چُپ رہنا)

انبار - ڈھیر، ذخیرہ، تودہ (مراد سامان تجارت کا ذخیرہ یا تجارتی گودام)

ترکستان - افغانستان کے شمال میں ایشیا کا مشہور ملک، اسی کو توران یا تاتار بھی کہتے ہیں۔ قدیم جغرافیہ میں کرۂ ارض، سات فرضی خطوں سے سات حصوں میں بانٹا گیا تھا اس کا ہر حصہ "اقلیم" یا "کشور" کہلاتا تھا۔ چنانچہ "ترکستان"، "ہفت اقلیم" کے دوسرے اور چوتھے اقلیم کا مشترکہ نام ہے۔ بعضوں نے اسے صرف "اقلیم دوم" کہا ہے۔

بضاعت - سامان، پونجی (مراد ہے مالِ تجارت)

ہندستان - "ہفت اقلیم" کا تیسرا حصہ یعنی اقلیم سوم

قبالہ - مکان یا جاگیر کی سند، زمین کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو (مراد ہے تجارتی کوٹھی اور اس کا بیع نامہ)

ضمین - ضمانت دار، ذمہ دار

خاطر - ارادہ، خیال، دل، یاد

اسکندریہ - مصر کی مشہور بندرگاہ اور شہر کا نام جسے سکندر اعظم نے بسایا تھا۔

خاطر داشتن - ارادہ رکھنا، خیال رکھنا

دریای مغرب - براعظم کی وہ کھاڑی جو ملک مغرب کے اطراف سے آکر مصر میں مل گئی ہے۔

مُشوِّش - پریشان کن، تشویش ناک، خطرناک

عزلت گزیدن - تنہائی یا گوشہ نشینی اختیار کرنا، دنیا سے یکسو ہو کر عبادت میں لگ جانا

کدام - کون؟ کون سا؟

گوگرد - گندھک

خواہم بردن - لے جانا چاہتا ہوں (یا فعل مستقبل کی قدیم شکل ہے بمعنی: ''خواہم برد'' لے جاؤں گا)

قیمتی عظیم - بڑی قیمت، بڑا بازار بھاؤ، اونچا تجارتی نرخ

کاسہ - پیالہ

روم - اٹلی کا دارالحکومت (''ہفت اقلیم'' کا ساتواں حصہ، اقلیم ہفتم)

دیبا - نقشین اور باریک ونفیس ریشمی کپڑا

پولاد/ فولاد - لوہا، عمدہ لوہا، تلوار بنانے کا خاص جوہر دار لوہا (مترادف: آہن: لوہا)

حلب - ملک شام میں ایک شہر کا نام (ہفت اقلیم کی تقسیم کے مطابق ''اقلیم ہفتم'' کا ایک شہر)

آبگینہ - شیشہ، آئینہ، بلور، کانچ

یَمن - ایک ملک کا نام جو عرب میں جنوب مکہ کی طرف یعنی کعبہ کے دستِ راست پر واقع ہے۔ اسی مناسبت سے عربی میں دائیں طرف کو ''یمین'' کہتے ہیں۔ جانب جنوب واقع ہونا اس شہر کی ایک وجہ تسمیہ ہے۔

بُرد یمانی - یمن کی بنی ہوئی چادر، جس پر دھاریاں، خصوصاً سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔

فارس - ایران کا دوسرا نام (ہفت اقلیم کے حساب سے ''اقلیم پنجم'')

مالیخولیا - ایک قسم کا جنون، خللِ دماغ، اسی کو ''ماخولیا'' بھی کہتے ہیں۔ (مراد ہے بکواس)

مالیخولیا فروخواندن- گھٹیا قسم کی بکواس کرتے چلے جانا، فضول باتیں سنانا

فرو - گھٹیا، پست، کم (ضد: فرا)

مراطاقت شنیدن نماند- میں سنتے سنتے اُکتا گیا، تھک گیا

باز ماندن - تھک جانا (مترادف: عاجز ماندن)

غور - قندھار کے نزدیک واقع ایک شہر

ستور - چوپایہ (مراد ہے گھوڑا یا خچر یا سواری کا کوئی جانور جیسے اونٹ)

غور کرنے کی باتیں:

☆ سبک عراقی کے زیر اثر جہاں رنگین اور پُرتکلف فارسی نثر لکھی گئی وہیں سادہ اور سلیس نثر بھی کسی قدر رائج رہی۔ سعدی کی حکایاتِ گلستاں اس سادہ نثر نگاری کا شاہکار نمونہ ہے۔ سجاعت یعنی نثر

میں قافیہ بندی کا استعمال، اختصار و ایجاز، حسنِ اصوات، دشوار لغات سے پرہیز اور قرینے کی بنیاد پر افعال کو حذف کر دینا، سبکِ سعدی کی چند خوبیاں ہیں جو ان کی حکایتوں میں روشن ہیں۔

☆ سعدی کی اس حکایت سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ ہم کسی آدمی کی باتوں سے اس کی ذہنیت پر غور کرنے کی عادت بنائیں اور دیکھیں کہ لالچی آدمی کیسی نفسیاتی اُلجھن میں رہتا ہے۔ کہانی کا تاجر دراصل اندر سے کش مکش میں مبتلا ہے۔ وہ زندگی کا رُخ بدلنا چاہتا ہے مگر اس کی تجارتی سمجھ سے زیادہ اس کے لالچ نے اسے ذہنی پریشانی میں ڈال رکھا ہے۔

☆ منگولوں کے حملے کے وقت، مشرق وسطیٰ کی صنعت و حرفت عروج پر تھی۔ اس حکایت سے اس دور کے جغرافیائی، تجارتی درآمد و برآمد اور اقتصادی حالات کا علم ہوتا ہے۔ تجارتی منڈیوں کا حال بتانے والی ایسی حکایتیں کم ملتی ہیں۔

معروضی سوالات:

۱- تاجر ہندستان کا لوہا کہاں لے جانا چاہتا تھا؟

۲- تاجر ہندستان کی تجارتی منڈی میں کیا لانا چاہتا تھا؟

۳- تاجر اپنے ملک میں کیا چیز درآمد کرنا چاہتا تھا؟

۴- تاجر اپنے ملک سے کون سی چیز کہاں برآمد کرنا چاہتا تھا؟

۵- چین میں کس چیز کا تجارتی نرخ بہت بھاری تھا؟

۶- تجارتی سفر سے فراغت کے بعد بیوپاری کیا کرنا چاہتا تھا؟

تفصیلی سوالات:

۱- اس حکایت کے حوالے سے مختلف چیزوں کی تجارتی منڈیوں کی نشاندہی کیجیے؟

۲- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیے اور بتائیے کہ سعدیؔ نے تاجر کی باتوں سے کیا نتیجہ نکالا؟

۳- سعدی کی نثر کے امتیازات پر مختصر نوٹ لکھیے۔

۴- داخلِ نصاب حکایت میں شامل ''رباعی'' کی نثر بنائیے۔

عملی کام:

۱- اس حکایت میں آنے والے مقامات کے ناموں کی فہرست بنائیے اور ان کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔

۲- ایک خاکہ بنائیے، جس میں ملکوں کے نام، ان کی مصنوعات یا معدنیات اور ان چیزوں کی تجارتی منڈیوں کی تفصیل لکھیے۔

سدید الدین محمد عوفی

عہد ہندویہ کے تعلق سے دَورِ ممالیک کے نہایت ہی اہم اور ممتاز و معروف نثر نگاروں میں سدید الدین محمد عوفی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کی اولاد میں سے تھے، اسی لیے انھیں عوفی کہا جاتا ہے۔ بعض تذکروں میں عوفی کا پورا نام ''نور الدین محمد بن عوفی'' مذکور ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ نور الدین ان کا نام نہیں بلکہ لقب تھا۔ عوفی کے والد کا نام محمد تھا۔ ان کے آبا و اجداد سلاطین ماوراء النہر کے قلمرو میں اعلیٰ مناصب پر فائز تھے۔ بخارا کو عوفی کا وطن ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

عوفی کی ولادت کب ہوئی اور انھوں نے کب وفات پائی؟ اس سوال سے بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد معین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عوفی نے زندگی کی ۶۰ بہاریں دیکھیں۔ حیاتِ عوفی کا پہلا دور ۵۷۲ھ / ۱۱۷۶ء سے ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء تک ہے جو ماورائے نہر اور بیشتر بخارا میں گزرا، دوسرا دور ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء سے ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء تک ہے، جس میں وہ پہلی بار سمرقند میں اور آخری بار ناصر الدین قباچہ کے دربار میں دکھائی دیتے ہیں۔ جب کہ حیات عوفی کا تیسرا دور، ان کا دورِ تصنیف ہے جو ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء سے ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء تک کا احاطہ کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عوفی کا سال ولادت و وفات کہیں مذکور نہیں لہٰذا یہ گفتگو تاریخی قیاسات پر ہی مبنی ہے۔ عوفی کی ابتدائی تعلیم ان کے وطن ہی میں ہوئی، بعد ازیں انھوں نے ماورائے نہر، خراسان و سیستان اور ہندستان کے بعض شہروں کا سفر کیا اور مختلف شخصیتوں سے ملاقات کی۔

حملۂ تاتار میں جان بچا کر وہ ہندستان چلے آئے۔ جیسا کہ تذکرے بتاتے ہیں وہ ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء سے پہلے اُچ میں ناصر الدین قباچہ کے دربار سے وابستہ ہو چکے تھے۔ ۶۲۵ھ / ۱۲۲۷ء میں قباچہ کی ہزیمت و خودکشی کے بعد وہ التمش کے دربار میں دہلی چلے آئے، لیکن پھر ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء کے بعد ان کا کچھ پتا نہیں چلتا کہ کہاں گئے؟ عوفی کی علمی یادگاروں میں تذکرہ ''لباب الالباب'' اور ''جوامع الحکایات'' بہت ہی مشہور و معروف ہیں۔ لباب الالباب، جسے عوفی نے اُچ میں

۶۱۸ھ / ۱۲۲۱ء میں مکمل کیا، فارسی شعرا کا اوّلین دستیاب تذکرہ ہے۔ عوفی کی کتاب ''جوامع الحکایات ولوامع الروایات'' کا سال تکمیل ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء ہے اور اس کا مرتبہ یہ ہے کہ فارسی نثر میں حکایات کی اس سے زیادہ جامع کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔

جوامع الحکایاتِ عوفی

عوفی کی کتاب جوامع الحکایات کے چار حصے ہیں۔ ہر حصے میں ۲۵ باب اور ہر باب میں متعدد حکایتیں ہیں۔ اس کتاب کا پہلا حصہ خالق کائنات کی معرفت، انبیائے کرام کے معجزات، اولیائے عظام کی کرامات اور خلفا وسلاطین کی تاریخ وکارہائے نمایاں پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ پسندیدہ اخلاق اور تیسرا حصہ خدمت، اخلاق وعاداتِ ذمائم کے بیان میں ہے اور چوتھے حصے میں لوگوں کے احوال، ملکوں کے عجائبات اور حیوانوں کی فطرت بیان کی گئی ہے۔ عوفی کی یہ کتاب صرف تاریخی لحاظ سے ہی اہم نہیں بلکہ اس اعتبار سے بھی بہت اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں صاحب کتاب نے اپنے تجربات و مشاہدات کو یکجا کر دیا ہے اور تاریخ کی مستند کتابوں سے ایسی حکایات کا انتخاب کیا ہے جن کے مطالعہ سے متعلقہ دَور کی تہذیب ومعاشرت اور اخلاق وسیاست کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء میں مکمل ہوئی۔

اس کتاب میں جو حکایتیں آئی ہیں وہ اپنے اپنے باب کے موضوع سے پوری طرح وابستہ ہیں۔ ان کے مطالعے سے عقل کھلتی ہے، خیالات بگڑنے سے محفوظ رہتے ہیں اور عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اسلوب کی سلاست وسادگی بھی کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیتی ہے۔ اگرچہ عوفی کی نثر عربی تراکیب اور عربی میں جملوں کی ساخت کے اثر سے بے نیاز نہیں تاہم وہ اپنی روانی ودلکشی کو پوری طرح برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اگر یہ کہا گیا ہے تو غلط نہیں کہ عوفی کی دونوں کتابیں یعنی لباب الالباب اور جوامع الحکایات دراصل دو روشن ستارے ہیں جو ادبیات فارسی میں مشرق سے طلوع ہوئے، جن سے ہر زمانے میں کسبِ نور کیا گیا اور آئندہ بھی جب تک فارسی زبان زندہ ہے، یہ ستارے چمکتے رہیں گے اور ادبیات وتاریخ کے علما ان سے فیض پاتے رہیں گے۔

انتخاب از جوامع الحکایاتِ عوفی

(۱)

در عہد امیر المومنین عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہم کہ اوّل خلیفہ بود، از خلفای بنی عباس، زندیقی بیامد و گفت: ''عالم را دو خدای است کہ ہر چہ خیر و لذت و شادی و فرح است، یکی در وجود می آرد و ہر چہ شر و نامرادی و زشتی است، دیگری ایجاد کند'' و شبہت وی آن بود کہ ''در عالم خیر ہست و شر ہست و صلاح ہست و فساد ہست۔ پس اگر در عالم یک خدای بود، آن خدای ہم خیر بود، و ہم شر، و ہم نیکو کار، و ہم بد کردار، و آن از حکمت نبود کہ از نیکوکاری بد کرداری آید۔ پس باید کہ دو بود تا یکی ہمہ خیر آفریند و یکی ہمہ شر''۔ و خلقی بدین شبہت در وحدانیت بہ شک می شدند۔ تا خبر آن زندیق، بہ امیر المومنین رسید۔ علما را بخواند و آن زندیق را حاضر کرد، و ائمہ را گفت: ''این مرد چنین می گوید، با او چہ باید کرد؟'' ایشان گفتند: ''او را باید کُشت'' امیر المومنین، مردی کامل عقل بود، گفت ''مردی شبہتی در میان انداخت و آن شبہتی بہ ہمہ مسامع برسید۔ اگر او را بکُشم بی حجتی، خَلایق متردّد شوند، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیزدہ سال در مکہ حجت گفت، ہنوز شما با وی یک حجت نا گفتہ، مرا می گویید کہ او را سیاست کُن۔ این معنی از جادۂ مصلحت دور باشد''۔ پس امیر المومنین آن زندیق را گفت: ''تو می گویی کہ خالق دو است۔ یکی خالقِ خیر و یکی خالقِ شر، آنک خالق خیر است تواند کہ آن شریر را از بد کرداری و آفریدن باز دارد یا نی؟ اگر نتواند عاجز بود، و اگر می

تواند کہ او را از شر باز دارد، باز داشت یا نی؟ اگر گویی باز داشت، پس آن دیگر عاجز بود، و عاجز خدای نبود و اگر گویی باز نداشت باوجود قدرت بر منع، پس آن خالق خیر بدان شر و بدی راضی باشد، و رضا دادن به بَدی، بَدی بود، چنانکہ رضا دادن بہ کفر، کفر بود۔ پس یک خدای ہم خیر، ہم شریر نبود۔ پس معلوم شد کہ الٰہ یکی باید"۔ زندیق چون حجت بشنید، برخاست و کلمۂ شہادت بگفت و بہ برکتِ اعتقاد آن خلیفہ، خَلق از آن ضلالت خلاص یافتند۔ (تلخیص شدہ)

الفاظ و معانی

رضی اللہ عنہم - اللہ ان سبھوں سے راضی ہو

زندیق - بے دین، ملحد، مجوسیوں کا گروہ جو دو خدا مانتے ہیں، ثنویت پرست (جمع: زنادقہ)

خیر - بھلائی، نیکی (ضد: شر)

شادی - خوشی (مترادف: شادمانی، مسرت، ضد: غم)

فرح - مسرت، سرور، فرحت

در وجود آوردن - پیدا کرنا (مترادف: آفریدن)

زشتی - برائی، بدصورتی، بھدا پن (ضد: قشنگی)

شبہت - شک، احتمال، دھوکا (مراد ہے: غلط فہمی، خام خیالی) جمع: شبہات

صلاح - سدھار، نیکی، بھلائی، اصلاح (جمع: اصلاحات)

فساد - بگاڑ، بدعنوانی (جمع: فسادات)

حکمت - عقل، دانش، دانائی، عقل مندی (جمع: حِکَم)

باید - ضروری ہے، لازم ہے، چاہیے

ہمہ خیر - بھلائی ہی بھلائی

ہمہ شر - برائی ہی برائی

وحدانیت - خدا کی یکتائی، خدا کے ایک ہونے کا عقیدہ، عقیدۂ توحید

به شک شدن - مشکوک ہو جانا، شک میں پڑ جانا، شک میں مبتلا ہو جانا

خبر رسیدن - خبر ملنا، معلوم ہونا

خواندن - بلانا، طلب کرنا، پکارنا، پڑھنا

حاضر کردن - سامنے لانا، پیش کرنا

ائمہ - اماموں (واحد: امام)

شبہتی انداختن - شبہ ڈالنا، شک پیدا کرنا

درمیان انداختن - سامنے لانا، ایجاد کرنا

مسامع - کانوں (واحد: مسمع)

به همه مسامع رسید - سبھوں کے کانوں تک پہنچا، سبھوں نے سنا

حجت - دلیل، منطق

کشتن - قتل کرنا

متردد شدن - شک میں پڑ جانا (تردد: شک، جمع ترددات)

حجت گفتن - دلیل پیش کرنا، استدلال لانا

سیاست کردن - سزا دینا، تعزیر کرنا، سیاست کا استعمال کرنا، سیاست: سزا

مصلحت - نیک صلاح، بہتری، مشورہ

آنک - ''آن کہ'' کا مخفف

باز داشتن - روکنا (مترادف فارسی جدید: جلوگیری کردن)

رضا دادن - راضی ہونا، (مترادف فارسی جدید: رضایت دادن)

یکی باید - ایک ہی ہونا ضروری ہے

برخاستن - کھڑے ہونا

ضلالت - گمراہی

خلاص یافتن - نجات پانا (مترادف: رُستگاری یافتن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ حکایتیں مختلف نوعیت رکھتی ہیں اور ان کے مطالعہ سے طرح طرح کے فائدے ہوتے ہیں۔ یہ ہماری معلومات ہی نہیں، ہماری سمجھ بھی بڑھاتی ہیں اور ہمیں فکر کی غلطیوں سے بچانے کا کام بھی انجام دیتی ہیں۔ عوفی کی یہ حکایت اسی نوعیت کی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ علمی و منطقی دلائل کا جواب اسی انداز سے دینا کس قدر مفید اور با اثر ہوتا ہے اور عجلت اور جذبات سے کام لینے یا طاقت کے استعمال کا مشورہ، فوراً قبول کرنے کے بجائے، علمی اختلافات پر اسی انداز سے سمجھانے کے کیا فائدے ہیں۔ دلیلوں سے قائل کرنا ایک ہنر ہے اور یہ حکایت اس ہنر کی کامیابی دکھاتی ہے۔

☆ اس حکایت کے اسلوب میں سادگی اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ پختگی، فصاحت اور لطافتِ بیان بھی ہے۔ کہیں کہیں فعل جملے کے درمیان آیا ہے مگر عبارت کا حسن اپنی جگہ ہے۔ یہاں مکالمے اور جواباً منطقی دلیل کی پیش کش کا نمونہ بھی ملتا ہے۔

معروضی سوالات:

۱- عوفی کے والد کا نام کیا تھا؟

۲- عوفی کس صحابیِ رسول کی اولاد میں سے تھے؟

۳- عوفی کا شمار کس عہد کے نثر نگاروں میں ہوتا ہے؟

۴- عوفی کے تذکرے کا نام کیا ہے؟

۵- عوفی ناصر الدین قباچہ کے دربار سے کب وابستہ ہوئے؟

۶- جوامع الحکایات کا پورا نام بتایئے؟

۷- دہلی میں عوفی کا تعلق کس بادشاہ کے دربار سے تھا؟

۸- عوفی کی جوامع الحکایات کتنے حصوں پر مشتمل ہے؟

۹- جوامع الحکایات کے پہلے حصے کا عنوان کیا ہے؟

۱۰- اُچ سے ناصر الدین کا کیا رشتہ رہا ہے؟

۱۱- زندیق کو کس نے سمجھایا؟

۱۲- رسول پاک نے مکہ میں کتنے سال تبلیغ فرمائی؟

تفصیلی سوالات:

۱- جوامع الحکایات پر جامع نوٹ لکھیے۔

۲- عوفی کے حالات زندگی اور کارنامے پر روشنی ڈالیے۔

۳- خلیفہ نے خدا کے ایک ہونے کی جوابی دلیل میں کیا کہا، وضاحت کریں۔

۴- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیں۔

عملی کام:

۱- اس حکایت سے متضاد الفاظ جمع کریں اور ان کے معنی لکھیں۔

۲- اس حکایت سے ایسے جملے تلاش کریں جن میں فعل درمیان میں ہے اور ان کی ترتیب بدلیں۔

(۲)

وقتی پادشاہی بود در مصر۔ وی را بخت آزما خواندندی و او دمِ جبّاری و خدا آزاری زدی۔ وقتی جماعتی از بازرگانان، پیش او تظلّم کردند کہ ما از روم، عزیمتِ مصر داشتیم، در حدِ مملکتِ تو، در فلان بیابان، جماعتی دُزدان، راہِ ما را قطع کردند و مال تمام ببردند۔ شاہ از ین سخن متاثر شد۔ از خواص پُرسید کہ: ''آن کاروان کہ زدہ باشد؟'' گفتند: ''در فلان بیابان کہ از حضرت تا بدان جا، پنجاہ فرسنگ باشد، حصاری است محکم، و در آن جا، چہل مَرد اند کہ در شجاعت بی بَدَل و در شَہامَت بی مثل اند، و مقدم و پیشوای ایشان مردی است سالوج نام، ...مدتی است تا ایشان در آن حصار اند، و خَلق را می آزارند، و راہ می زنند، و بہ سببِ محکمی حصار، ہیچ کس قصد ایشان نمی تواند کرد''۔ شاہ بخت آزمای وزیر را فرمود کہ: ''لشکری ببَرد، شرّ ایشان دفع کن''۔ وزیر گفت: ''فرمان بردارم، اگر خدای تعالیٰ بہ مدد و نصرت کرامت کند، و عون و عصمت او یاری دہد''۔ بخت آزمای از این سخن در خشم شد و گفت: ''این چہ سخن است! اگر خدای نخواہد، من خواہم، و زدن مشتی دزدِ بی اصل را چہ محل باشد کہ اِتمام آن مہم را بہ نصرتِ خدای تعالیٰ حوالہ کُنی؟'' وزیر گفت ''ای پادشاہ! در عالم ہیچ سرِ موی و پای موری بی اَمر و ارادتِ آفریدگار، حرکت نتواند کرد۔ ہمہ خلایق اسیرِ تقدیر وی اند۔ نصرت بہ حشمتِ حشم و کثرتِ لشکر نیست بلک بہ عون و عصمت و تقریر و ارادتِ آفریدگار است۔ بخت آزمای، بانگ بروی زد و بفرمود تا او را بند کردند، و گفت ''من بَروم و ایشان را سیاست کنم، و اگر خدای تعالیٰ مرا نصرت ندہد، روا باشد''۔ چون با لشکرِ جرّار، بہ درِ حصارِ سالوج رسید، سالوج یاران را گفت: ''ای برادران! ما مفری نداریم،

اگر دراین جا دست و پای نزنیم وجدّ و جهد فروگزاریم، چون زنان کُشته شویم۔ صلاح در آن باشد که اعتماد برعصمت وحفظِ حق تعالیٰ کنیم، وسلاح بَسته بُرون رویم و بر ایشان زنیم۔ اگر کار برآید، از فضلِ خدا بدیع نبود واگر کُشته شویم به تقصیر منسوب نباشیم''۔ پس برین جُملہ بُرون آمدند، ناگاہ حملہ کردند وآن لشکر را بہ تمامت بَرہم زدند، وآن حَشم از پیشِ ایشان روی بہ ہزیمت نہاد۔ بخت آزمای با نگ بر لشکر زد کہ ''شرم ندارید کہ از پیشِ مشتی دُزد بہ ہزیمت می رَوید!'' کس بہ سخنِ او التفات نکرد و مر بخت آزمای را یقین شد کہ خذلان او را دریافت وشومی اعتقادِ بد در وی پیوست۔ در حال او نیز منہزم شد، واز لشکر جدا افتاد، وروی در بیابان نہاد تا بہ دامنِ کوہی رسید۔ صومعہ ای دید۔ در آنجا شد و بہ اعتذار واستغفار مشغول شد وگفت: ''الٰہی دانستم کہ بی مدد وعونِ تو ہمۂ امیران اسیر اند، با توفیق ونصرت تو ہمۂ روباہان شیر اند۔ پس چہل شبان روز می گریست وعذر می خواست، تا بعد از چہل شبان روز، ہاتفی آواز داد کہ ''توبۂ تو قبول کردند، بہ سرِ ملکِ خود باز رَو''۔ بخت آزمای با دلی خوش واستظہاری تمام روی بہ شہر نہاد۔ سالوج ملکِ مصر را ضبط کردہ بود، واسفہسالاری را بہ طلبِ بخت آزمای نام زد کردہ تا او را بیاورد۔ اسفہسالار بہ طلب شاہ می رفت۔ شاہ بہ مصر آمد۔ ہر دو با یک دیگر دو چہار خوردند۔ اسفہسالار چون روی شاہ دید، حقوقِ نعمتِ او یاد کرد، و در پیش او فرود آمد، وخدمت کرد، و دست تعہّد دراز کرد، واو را بہ اعزاز واکرام بہ مصر آورد، و دیگر یاران را خبر کرد، و ناگاہ شبی خون کردند، و سالوج و یاران او را بگرفتند، وشاہ بخت آزمای بر تخت رفت و بار عام داد وخَلق را خوش دل گردانید۔ پس گفت: ''بدانید کہ مرا قوت وشوکت وعُدّت وآلت، مغرور کردہ بود تا پای از حدِّ خود بیرون نہادم، واَعتماد بر خزینہ ولشکر کردم۔ لاجرم رسید بہ من آنچ رسید، و چون عنایت ازلی مرا دریافت، از گمراہی طریقِ رشاد یافتم۔ اکنون مرا خدای شناس خوانید، وبعد ازین مرا بخت آزمای مگویید، ویقین بدانید کہ ہر کہ خدای تعالیٰ را بشناسد، وتوکل بَر کرمِ او کند، بر جُملہ مطالب وآرمانی فیروز آید''۔

(تلخیص شدہ)

الفاظ و معانی

وقتی – کسی وقت، یہاں مراد ہے "کسی زمانے میں"

جباری – بادشاہت کی شان، قہاریت

خدا آزاری – خدا سے دشمنی، خدا کو ناراض کرنا، یا ایسا کام کرنا جو خدا کو پسند نہیں۔

دَم زدن – بات کرنا، بولنا

دَم جباری زدن – بادشاہت کے غرور کی باتیں کرنا

تظلّم کردن – ظلم سے فریاد کرنا، شکایت کرنا (مترادف: استغاثہ بردن)

عزیمت داشتن – سفر کا ارادہ کرنا، سفر میں ہونا

راہ قطع کردن – ڈاکہ ڈالنا، سرِ راہ لوٹ لینا (مترادف: راہ زدن)

مال بردن – سامان لوٹ لینا، سامان چھین لینا

کہ – کون؟

کاروان زدن – قافلہ کو لوٹ لینا

فرسنگ – تین میل (مترادف: فرسخ، اسی کو 'کوس' بھی کہا جاتا ہے، یہ ایسے تین میل کی مسافت کا نام ہے جس میں ہر میل چار ہزار گز کا اور ہر گز چوبیس انگل کا ہو)

حصار – قلعہ

شہامت – دلیری، بہادری

مقدّم – آگے آگے رہنے والا، سالارِ دستہ، (مقدام: دلاور، آگے آگے بڑھ کر لڑنے والا)

مدّتی است – مراد ہے "زمانہ دراز سے" (مترادف: مدتی آمد کہ)

راہ زدن – لوٹنا، ڈاکہ ڈالنا

بی آبی – بے رونقی، ویرانی (سنسان اور بنجر علاقہ مراد ہے)

قصد کردن – مراد ہے، مقابلہ کا ارادہ اور حوصلہ کرنا

دفع کردن – دور کرنا، مٹانا

فرمان برداشتن - حکم کی تعمیل کرنا

فرمان بردارم - ''میں تعمیل حکم کے لیے حاضر اور تیار ہوں'' (فرمانبردار + ام کا مخفف)

کرامت کردن - بخشنا، عطا کرنا، عنایت کرنا، نوازنا

یاری دادن - مدد دینا، مددگار ہونا (مترادف: دست گیری کردن)

درخشم شدن - غصہ ہونا، ناراض ہونا، بگڑ جانا، (مترادف: خشمگیں شدن، بہم برآمدن)

زدن - پسپا کرنا، مغلوب کرنا، مارنا

محل - مشکل، دشوار (محال کا مخفف)

اتمام - پورا کرنا، انجام دینا، انجام دہی، پورا کرنا، انجام دینا (مترادف: انجامیدن)

مہم - بڑا کام (جمع: مہمات)

ارادت - مشیّت: اللہ کی مرضی

آفریدگار - پیدا کرنے والا، خالق

تقدیر - اللہ کی مرضی، اللہ کا فیصلہ، مشیت ایزدی

حشمت - دبدبہ، شان وشوکت

حشمتِ حشم - لشکر کی شان وشوکت، عسکری شکوہ

بلک - ''بلکہ'' کا مخفف

بانگ زدن - غرّانا، چیخنا

بند کردن - قید کرنا (مترادف: زندانی کردن، محبوس کردن)

آوردیدن - لڑائی کرنا، مقابلہ کرنا (یہاں ''بیاروم'' مصدر آوردن سے نہیں بلکہ آوردیدن سے ہے)

رواباشد - جائز ہوگا (مراد ہے: کوئی پرواہ نہیں)

لشکر جرار - بڑا لشکر

مفرداشتن - بھاگنے کا موقع یا بھاگنے کی جگہ پانا

دست وپازدن - ہاتھ پیر مارنا، کوشش اور ہمت کرنا

فروگزاشتن - چھوڑ دینا

جد و جہد فرو گزاشتن - ہمت ہار جانا

صلاح در آن باشد - یہ طے پایا (مترادف: قرار بر آن بود)

سلاح بستن - ہتھیار لگانا

برون رفتن - نکلنا، مقابلہ کے لیے جانا، پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا

برزدن - حملہ کرنا، پیش قدمی کرنا، مارنا

کار برآمدن - مقصد پورا ہونا، کامیابی ملنا

بدیع بودن - انوکھی بات ہونا، نئی بات ہونا

بدیع نبود - مراد ہے "خدا کے فضل سے بعید نہیں"

تقصیر - کم ہمتی، بزدلی، گناہ، خطا، کمی، کوتاہی، قصور

بہ تمامت - پوری طرح، پوری طرح سے

برہم زدن - منتشر کر دینا، بکھیر دینا

روی بہ ہزیمت نہادن - ہار جانا، شکست خوردہ ہونا، پسپا ہونا

بانگ زدن - نعرہ لگانا، للکارنا

پیش - سامنے، آگے، یہاں "مقابلہ" مراد ہے۔

مُشتی - مٹھی بھر

بہ ہزیمت رفتن - بھاگ کھڑا ہونا، پسپا ہونا

مَر - خاص کر، خاص

خذلان - بدبختی، ذلّت (واحد: خذل)

دریافتن - پالینا، سمجھ لینا

در پیوستن - سرایت کر جانا

در حال - اُسی وقت، فوراً ہی

منہزم - شکست خوردہ، یہ لفظ ہزیمت سے بنا ہے، ہارا ہوا

منہزم شدن - بھاگنے پر مجبور ہو جانا، ہار جانا

جدا اُفتادن - دور جا پڑنا، بچھڑ جانا

روی نہادن - رُخ کرنا، راستہ لینا

صومعہ - گرجا، نصاریٰ کا عبادت خانہ، فقیر کی کٹیا (یہاں مراد ہے: عبادت کی جگہ) جمع: صوامع)

استغفار - بخشش چاہنا، مغفرت طلب کرنا، توبہ کرنا

امیران - امارت والے (مراد ہے: صاحبِ اختیار، حکومت اور طاقت والے)

توفیق - موافقت، مدد، خدائی اسباب، کامیابی (مراد ہے: اللہ کا سہارا، غیبی مدد)

روباہان - لومڑیاں (واحد: روباہ)

شبان روز - رات دن (مترادف: شبانہ یوم)

عذرخواستن - معافی طلب کرنا

ہاتف - غیب سے پکارنے والا فرشتہ، غیبی آواز دینے والا

سرملک - شاہی سلطنت کا سرا (یہاں اس سے دارالسلطنت، پایۂ تخت مراد ہے)

بازرفتن - واپس ہونا، لوٹ جانا

استظہار - مدد چاہنا، پشت پناہ ڈھونڈنا

استظہاری تمام - پوری حمایت، تائید، پشت پناہی

ضبط کردن - چھین لینا، قبضہ کر لینا

اسف - (اسپ کا معرب) گھوڑا

اسفہسالار - سپہ سالار

نام زد کردن - مقرر کرنا (مترادف: گماشتن)

دو چہار خوردن - مقابل ہونا، دوچار ہونا، ٹکرانا، اتفاقاً آمنے سامنے ہو جانا (مترادف: تصادف کردن)

حقوق نعمت - حسن سلوک کے حقوق

فرود آمدن - سواری سے اُتر جانا، گھوڑے سے اُترنا

خدمت کردن - آداب و تعظیم بجالانا

دست تعہد دراز کردن - عہد و پیمان کرنا، عہد و پیمان یا معاہدے کے لیے ہاتھ بڑھانا

شبی خون کردن - شب خون مارنا، رات کے وقت بے خبری میں چھاپہ مارنا، حملہ کرنا

بار عام دادن - عام داخلہ کی اجازت دینا

بر تخت رفتن - تخت پر بیٹھنا، تخت پر متمکن ہونا، دربار میں پہنچنا

خوش دل گردانیدن - خوش دل بنا دینا، دل سے خوش کر دینا

عُدّت - ساز و سامان، تیاری، انتظام

آلت - آلات (مراد ہے: جنگی اسلحے، جمع: آلات)

مغرور کردن - گھمنڈ میں ڈال دینا، غلط فہمی میں مبتلا کر دینا، گھمنڈی بنا دینا

پا از حد بیرون نہادن - حد سے تجاوز کرنا، حد توڑنا، حد اور اندازے سے باہر جانا

لا جرم - لازمی طور پر، لازماً، بیشک، یقیناً

آنچ - آنچہ کا مخفف

عنایت ازلی - خدائے تعالیٰ کی مہربانی، خدائے پاک کی توجہ

دریافتن - ملنا، حاصل ہونا

رشاد - ہدایت

طریق رشاد - راہِ ہدایت

آرمانی - امیدیں، آرزوئیں

فیروز آمدن - کامیاب ہونا (مترادف: کامرانی یافتن، پیروزی یافتن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ عوفی کا اسلوب کہیں بالکل ہی سادہ ہے اور کہیں اس کے برعکس۔ فعل کو درمیان میں لانا، عربی کی آمیزش، محاورات کی کثرت اور مترادفات کا استعمال سبک عوفی میں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ البتہ ان باتوں سے اس کی بنیادی سادگی اور روانی پر اثر نہیں پڑتا۔ عوفی کی یہ کتاب کسی مقررہ موضوع پر حکایتوں کے انتخاب میں اس کی بہترین صلاحیت کا ثبوت دیتی ہے اور ہندوی

دور کی نثر کی نمائندگی کرتی ہے۔

☆ ''بخت آزما'' قسمت آزمانے والے کو کہتے ہیں۔ یہاں اس سے قسمت آزمائی میں خدا کے فیصلے اور اس کی طاقت کو چیلنج کرنے والا مراد ہے اور ''خدا شناس'' سے خدا کو پہچاننے والا۔ اس طرح اس کہانی کے ساتھ ہم ایک ذہنی سفر طے کرتے ہیں اور واقعات اور ان کے انجام سے ہمیں عبرتیں حاصل ہوتی ہیں۔

☆ عوفی کی یہ حکایت خدائی دعوے اور طاقت و اقتدار، گھمنڈ کا انجام دکھاتی اور توبہ کے فائدے بتاتی ہے۔ اگر ایک طرف یہ حکایت اپنی قوت پر بھروسہ کے مقابلے میں، خدا پر بھروسہ کرنے والوں کا حال سامنے لاتی ہے تو دوسری طرف یہ بھی بتاتی ہے کہ ظلم ڈھانے والوں کو چاہے کسی خاص وجہ سے وقتی کامیابی مل جائے لیکن بہرحال اس کا انجام بُرا ہی ہوتا ہے۔ خدا کو نیکی اور عاجزی پسند ہے۔

☆ اس حکایت کا مقصد لٹیروں کی کامیابی دکھانا نہیں ہے۔ یہاں بادشاہ اور لٹیروں کے سردار کا کردار ملتا ہے۔ دونوں میں خوبیاں بھی ہیں اور خرابیاں بھی۔ بادشاہ انصاف دلانے اور ظلم روکنے پر متوجہ ہے مگر اس کے اندر فرعونیت ہے اور وہ اپنی طاقت پر مغرور ہے۔ جب کہ سالوج لٹیروں کا سردار ہے، مگر وہ خدا پر بھروسے کی بات کرتا ہے اور سبھوں کو اپنے اپنے سوچ اور اپنے اپنے عمل کے مطابق اچھے برے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

☆ قصّے میں مقصد کو چھپا کر پیش کرنا ایک ہنر ہے۔ لکھنے والا یہ نہیں کہتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسا مت کرو، بلکہ کہانی پڑھ کر ہم خود سمجھ جاتے ہیں۔ یہ حکایت اس ہنر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس میں سیکھنے کی کئی باتیں ہیں جو آسانی سے عقل میں آجاتی ہیں۔

معروضی سوالات:

۱- لٹیروں کے سردار کا نام کیا تھا؟

۲- بادشاہ نے اپنا لقب بدل کر کون سا لقب اختیار کیا؟

۳- سالوج کے قبضے میں حکومت کتنے دنوں رہی؟

۴- بادشاہ سے فریاد کرنے والا تاجر، کہاں سے آرہا تھا؟

۵- عبادت گاہ کہاں تھی؟

۶- بخت آزما کون تھا؟

۷- مٹھی بھر لٹیروں سے بادشاہ اور اس کی فوج کیوں ہار گئی؟

تفصیلی سوالات:

۱- بادشاہ کو بڑے بول کی کیا سزا ملی اور توبہ سے کیا فائدہ ہوا؟ وضاحت کیجیے۔

۲- لٹیروں کو خدا پر بھروسہ کی بات نے کیا فائدہ پہنچایا اور آخر کار انھیں ظلم کی کیا سزا ملی؟ تفصیل سے لکھیے۔

۳- بادشاہ کے القاب، اس کے کردار کی علامتیں ہیں، کیسے؟ وضاحت کریں۔

۴- بادشاہ کے تجربات اور عوام سے اس کے خطاب کا خلاصہ بیان کیجیے۔

۵- اس حکایت کے ساتھ ہم کس طرح ذہنی سفر طے کرتے اور کام کی باتیں سیکھتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

عملی کام:

۱- حکایت کا خلاصہ لکھیں اور اس کا کوئی عنوان قائم کریں۔

۲- مترادفات جمع کریں اور معانی لکھیں۔

۳- اس حکایت سے ملنے والی نصیحتوں کی فہرست بنائیں۔

خواجہ نظام الملک طوسی

خواجہ نظام الملک طوسی کا شمار سلجوقی دور کے صاحبِ طرز نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کا اصل نام قوام الدین ابوعلی حسن بن علی ہے لیکن اپنے لقب نظام الملک سے ہی تاریخ و ادب میں معروف ہیں۔ ان کے آبا و اجداد بیہق، سبزوار کے زمینداروں میں تھے۔ سلطان محمود نے ان کے والد کو حاکمِ خراسان مقرر کیا تھا۔ وہ طوس کے ادارۂ مالیات سے بھی منسلک رہے۔ اسی زمانے میں ۱۵ر ذی قعدہ ۴۰۷ھ / ۱۰۱۶ء میں خواجہ نظام الملک کی ولادت طوس کے ایک مضافاتی گاؤں رازکان میں ہوئی۔ حکیم عمر خیام اور حسن بن صباح ان کے ہم درس ساتھیوں میں ہیں۔

مروّجہ علوم وفنون سے فراغت کے بعد خواجہ نظام الملک طوسی، حاکم بلخ ابوعلی شادان کے میر منشی مقرر ہوئے۔ ۱۳ر ذی الحجہ ۴۵۶ء / ۱۰۶۳ء میں وہ دوسرے سلجوقی حکمران الپ ارسلان کے دربار میں کرسیِ وزارت پر فائز ہوئے اور پورے تیس سال تک اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۰ر رمضان ۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء کو عین افطار کے وقت فرقۂ باطنیہ سے تعلق رکھنے والے ایک دیلمی، ابوطاہر حارث کے ذریعہ انھیں قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعہ نہاوند کے مقام پر پیش آیا۔ خواجہ کی میت اصفہان لائی گئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ وہ مقام ایک مدت تک ''تربتِ نظام'' کے نام سے مشہور رہا۔ خواجہ کی وفات پر مرثیہ کہنے والوں میں امیر معزّی اور انوری کے نام شامل ہیں۔

خواجہ نظام الملک طوسی کا ایک بڑا کارنامہ ۴۵۸ھ / ۱۰۶۵ء میں بغداد میں مدرسہ نظامیہ کا قیام ہے۔ مدرسہ نظامیہ کے اساتذہ میں امام غزالی اور طلبہ میں سعدی شیرازی جیسی عظیم شخصیتیں شامل ہیں۔ خواجہ کے علمی کارناموں میں ''سیاست نامہ'' اہم تصنیف ہے۔ یہ کتاب ''سیر الملوک'' کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس میں آدابِ معاشرت و اخلاق،

سلاطین وعمائدینِ حکومت، قاضیوں اور خطیبوں کی سیاست، اور سیاسی اور سماجی تحریکوں سے متعلق بنیادی اطلاعات جیسے موضوعات کو نہایت سادہ اور دلچسپ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تاریخی اہمیت مسلّم ہے اور اس میں شامل حکایتیں، موضوع اور بیان کے لحاظ سے کافی اہم ہیں۔ دراصل فارسی ادب و تاریخ میں نظام الملک کا نام اسی کتاب سے زندہ ہے۔

سیاست نامہ

''سیاست نامہ'' سلجوقی دور کی ایک اہم نثری تصنیف ہے، جسے نظام الملک طوسی نے اپنی زندگی کے آخری ایام یعنی ۴۸۴ھ/ ۱۰۹۱ء میں سپردِ قلم کیا تھا۔ یہ کتاب صدیوں زیورطبع سے محروم رہی اور بالآخر ایک فرانسیسی محقق کی کاوشوں سے ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۳ء میں منظرعام پر آسکی۔ پچاس فصلوں پر مشتمل اس کتاب میں پند و نصیحت، حکمت و اخلاق، امثال و حِکم، تفسیر قرآن، احادیثِ رسول، قصصِ انبیا، انصاف پسند بادشاہوں کی حکایات اور اہم معاصرین کے حالات اس طور پر بیان کیے گئے ہیں جو عوام الناس کے لیے مفید اور نافع ہوں۔

سیاست نامہ کی اہمیت کا ایک خاص پہلو اس میں حکایتوں کی برمحل شمولیت ہے۔ یہ حکایتیں صرف ''سمر نگاری'' کا نمونہ نہیں بلکہ مختلف ادوار خصوصاً عہدِ نوشیرواں کے ایران اور عہد فاروقی کے عرب سماج کی تصویریں سامنے لا دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر شاملِ نصاب حکایتوں میں سے ایک خلیفہ دوم کی خدا ترسی، عوام کی خبر گیری اور اس کے فوری حل کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے تو دوسری حکایت سے عہد نوشیرواں میں تاجروں کے ساتھ منصفانہ سلوک کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

انتخاب از سیاست نامہ

(۱)

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ در خدمت صاحب رسالت سید المرسلین و امام المتقین ابو القاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نشستہ بود و پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم از ہر باب سخن در معدلت و انصاف می گفت۔ عمر رضی اللہ عنہ گفت: ''یا رسول اللہ! در اوّل جوانی تجارت می کردم و بہ اطراف و اکنافِ عالم می رفتم۔ در زمان انوشیروان عادل بہ شہر مداین رسیدم و بارہا در شہر انداختم و می فروختم۔ و اشتران را بہ صحرا فرستادم باسارباں بجہتِ علف و آبخور۔ چون شب ہنگام رسید، ساربان بیامد و گفت: ''اشتران را خواجہ سرای پسرِ انوشیروان بہ حکم برد''۔ چون این سخن بشنیدم، دل تنگ شدم۔ در آن خانہ کہ بار گشودہ بودم، صاحبِ خانہ خبر یافت، گفت ''برخیز و بہ بندگی انوشیروان رَو و حال عرضہ دار، تا اشتران ترا بفرماید باز دادن''۔ دیگر روز علی الصباح بہ رفتم، و دست در زنجیرِ داد بزدم۔ مرا بہ خدمتِ انوشیروان بردند۔ حاجب سخن باز پرسید۔ چون حال باز گفتم او از ترس وبیمِ پسرِ شاہ، سخن بہ نوعی دیگر عرضہ داشت۔ انوشیروان فرمود تا ہزار دینار بہ من دادند، من شادمان گشتم و بہ خانہ بیامدم۔ چون صاحب خانہ آن بدید، گفت ''شاہ را حال معلوم نشدہ است۔ باز رو و احوالی باز نمای''۔ دیگر بار روزِ دوم برفتم و ہم چنان حال باز نمودم۔ حاجب سخن بہ نوعی دیگر گفت۔ فرمود، تا ہزار دینار دیگر بدادند۔ باز گشتم شادمان۔ باز صاحب خانہ فرمود کہ ''شاہ را سخن معلوم نکردہ اند،

باز رو''۔ روزِ دیگر ہم چنان برفتم و حال باز نمودم۔ حاجب حال را بہ نوعی دیگر گفت۔ شاہ باز فرمود تا ہزار دینار دیگر بدادند۔ چون بہ خانہ آمدم، صاحب خانہ گفت ''شاہ را معلوم نشدہ است، باز رو''۔ چون روز چہارم برفتم و حال باز گفتم، شاہ را عجب آمد۔ ترجمانی دیگر طلب کرد، و حال را از من باز پرسید۔ درخشم رفت، و ہیچ نگفت و مرا بہ معتمدی از آنِ خویش داد و سفارش کرد۔ ہر روز خرج من می داد تا چہل روز تمام شد۔ بعد از آن مرا طلب کرد۔ آن معتمد مرا در شب بہ حضرت نوشیران عادل بُرد۔ چون شاہ مرا بدید، نوازش فرمود، و دل خوشی تمام داد، و عذری خواست از من بہ ہر نوع۔ و من متحیر بماندم از آن ہمہ دلداری او۔ بعد از آن خاصگی خویش را فرمود تا طبقی بیاوردند سر پوشیدہ۔ چون بنہادند، شاہ فرمود تا سرِ طبق بکشادند چون سَر پوش برگرفتند، دستی دیدم بُریدہ و در طبق نہادہ۔ متحیر بماندم کہ عجبا این چہ دست است۔ انوشیروان گفت ''می دانی کہ این دستِ کیست؟'' گفتم ''نہ''، گفت ''این دستِ فرزندِ من است کہ خادمِ اوشترانِ تو بہ حکم بردہ و با تو بیدادی کردہ۔ اِمشب چہل شبانہ روز است تا با مادر او این سخن و حکایتِ او می گفتم تا رضا دہد کہ فرزندِ او بیدادی کردہ است تا آنچہ سزای اوست، با او کنم۔ اِمشب رضا بداد، تا یک دستش ببریدم تا دیگر کسی بر کسی ازین نوع بیدادی نکند و نامِ من در عالم بیدادی منتشر نگردد۔ آنگہ در قیامت شرمسار و خجل برنخیزم و از جملہ راندگان حق نباشم''۔ پس فرمود تا حاجب را بیاورند، و گفت ''چرا سخن بہ من راست نگفتی و بہ نوعی دیگر می گفتی؟ بازرگان نا امید از من رفت و اشتران ضائع و غارت کردہ، و من حال نمی دانستم، و ہر کجا کہ رفتی نامِ من بہ ظلم و بیدادی بُردی و مرا آگاہی از آن نبودی''۔ حاجب گفت ''ترسیدم از فرزندت''۔ گفت: ''چون است کہ از من نترسیدی'' در حال وی را سیاست فرمود، و اشتران را باز داد۔ چون بہ خانہ آمدم، صاحب خانہ گفت: ''این ساعت حال معلوم شدہ است''۔ دیگر روز برخاستم و سہ ہزار دینار برگرفتم و بہ خدمت نوشیروان رقم و کیسۂ زر بنہادم۔ شاہ فرمود کہ این زر بہ تمامت آنِ تست''۔ و ہم چندان کہ دادہ بود، دیگر بفرمود دادن، و مرا بہ دل خوشی تمام روانہ گردانید۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چون این سخن بشنید در عجب آمد و گفت کافری را این عدل بودہ است۔

(تلخیص شدہ)

الفاظ و معانی

صاحب رسالت - پیغمبری والے، رسالت پناہ، (یہاں اس سے حضرت محمد ﷺ مراد ہیں)

سید المرسلین - رسولوں کے سردار

امام المتقین - متقیوں اور پرہیزگاروں کے امام

ابوالقاسم - رسول پاک ﷺ کی کنیت ہے

از ہر باب - ہر ایک نوعیت سے، مختلف پہلو سے، طرح طرح سے

معدلت - عدل، انصاف

سخن گفتن - بتانا، (یہاں مراد ہے: ارشاد فرمانا)

اوّل جوانی - آغاز جوانی، جوانی کا ابتدائی زمانہ، عنفوان شباب

اطراف و اکناف عالم - دنیا کا گوشہ گوشہ (مترادف: اقصای عالم)

انوشیروان - ایران کا مشہور بادشاہ جو ساسانی خاندان کا بائیسواں حکمراں تھا، اسی کو خسرو اوّل یا ''خسرو انوشک روان'' بھی کہتے ہیں۔ ''انوشیرواں'' کے معنی ہمیشہ کی روح یا روح جاوید ہے اور یہ لفظ اس بادشاہ کا لقب ہے۔ نوشیرواں کا زمانہ ۵۳۱ء سے ۵۷۹ء تک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہی بادشاہ مشہور لباس ''شیروانی'' کا موجد ہے۔ ایران میں فلسفہ اسی بادشاہ کے دور میں آیا اور طب کی تعلیم شروع ہوئی۔ ہندوستانی حکیم و دانشور بیدپا کی وہ مشہور کتاب اسی بادشاہ کے دور میں ایران پہنچی جسے دنیا آج ''کلیلہ و دمنہ'' کے نام سے جانتی ہے۔ نوشیرواں ہی کی حکومت کے ۴۲ ویں سال جلوس یعنی ۵۷۱ء میں، ملک عرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

مداین - بہت سے شہر (واحد: مدینہ بمعنی شہر) بغداد کے قریب ایک مشہور شہر کا نام

بار انداختن - بوجھ اُتارنا، (مراد ہے، سامان تجارت لے جانا اور رکھنا)

اشتر / شتر - اونٹ

ساربان - شتربان، اونٹ چلانے والا (سار، بمعنی اونٹ)

بہ جہت - طرف، (مراد ہے: کے لیے، مقصد سے)

علف	-	گھاس، چارہ
آب خور	-	(آب وخور کا مخفف) دانہ پانی، آب ودانہ
شب ہنگام	-	رات کا وقت (اضافت مقلوبی ہے)
بہ حکم بردن	-	زبردستی لے جانا
دل تنگ شدن	-	رنجیدہ ہونا، دُکھی ہونا
بار کشودن	-	سامان کھولنا، سامان پھیلانا (مراد ہے، سامان تجارت اُتارنا اور پھیلانا)
خبر یافتن	-	معلوم ہونا
برخیز	-	اٹھو، تیاری کرو، ہمت کرو
بہ بندگی رفتن	-	خدمت یا دربار میں حاضر ہونا
عرضہ داشتن	-	پیش کرنا، عرض کرنا
باز دادن	-	لوٹانا، واپس کرنا، واپسی
علی الصباح	-	صبح سویرے (مترادف: بامداد زودتر)
زنجیر داد	-	انصاف کی زنجیر، زنجیر عدل (داد: انصاف)
دست در زنجیر زدن	-	زنجیر ہلانا
حاجب	-	چوبدار، دربان
سخن باز پرسیدن	-	معاملہ کی پوچھ تاچھ کرنا، تحقیق کرنا، تفصیل معلوم کرنا
باز گفتن	-	تفصیل سے بتانا، صاف صاف بتانا، کھول کر بیان کرنا، دوبارہ کہنا
ترس	-	ڈر، دہشت، خوف
بیم	-	ڈر، خوف، نا اُمیدی (ضد: امید، رجا)
بہ نوعی دیگر	-	کچھ دوسرے انداز سے (مراد ہے: توڑ مروڑ کر)
شادماں گشتن	-	خوش خوش لوٹنا، خوش ہو جانا
باز رفتن	-	دوبارہ جانا
باز نمودن	-	صاف طریقے سے پیش کرنا، کھول کر دکھانا

عجب آمدن - حیرت ہونا، (مراد ہے شک وشبہ ہونا، کوئی بات کھٹکنا)، تعجب میں ہونا

ترجمان - وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بتائے

درخشم رفتن - غصہ ہونا، غضب ناک ہونا

معتمد - معتبر آدمی، سکریٹری

از آن خویش - مراد ہے، اپنی طرف سے، اپنی ملکیت سے

بہ معتمد دادن - کسی معتبر آدمی کے حوالہ کرنا

سفارش کردن - کلماتِ خیر کہنا، بھلائی کے کلمات کہنا

تمام شدن - پورا ہونا، مکمل ہونا، ختم ہونا

روز تمام شدن - دن گزر جانا، دن بیت جانا

نوازش فرمودن - مہربانی اور لطف وعنایت سے پیش آنا

دل خوشی تمام دادن - پوری طرح خوش دلی کا مظاہرہ کرنا، مسرت اور گرم جوشی دکھانا

بہ ہر نوع عذر خواستن - طرح طرح سے معذرت کا اظہار کرنا

متحیر ماندن - حیرت میں پڑ جانا، حیرت زدہ رہ جانا (مترادف: دم بخود شدن)

خاصگی - مقرب دربار، خاص درباری عہدیدار

طَبَق - طشت، خوانچہ، تھال، بڑی سینی

طبق سرپوشیدہ - ایسا طشت جس پر ڈھانکنے کا کپڑا یا ڈھکن رکھا ہوا ہو

سرِ طبق کشادن - طشت یا تھال کا ڈھکن یا کپڑا ہٹانا، تھال کھولنا

سرپوش برگرفتن - ڈھکن ہٹانا، ڈھکن اُٹھانا

عجبا - حیرت وتعجب (کلمۂ استعجاب ہے)

بیدادی - ناانصافی، ظلم

سخن وحکایت گفتن - بات اور معاملہ کو بتانا، قصہ بیان کرنا

سزا - لائق، مناسب

رضا دادن - راضی ہونا، اجازت دینا

منتشر گشتن - مشہور ہونا، بکھر جانا

آن گاہ - اُس وقت (مراد ہے: یہاں تک کہ)

راندگان حق - (واحد راندہ) اللہ کے دربار سے بھگائے گئے لوگ

جملہ راندگان حق - مراد ہے: مردودِ بارگاہ لوگوں کی جماعت (جملہ: سب)

غارت - لوٹ، مار (جمع غارات)

غارت کردن - لوٹنا، (یہاں مراد ہے، لٹا ہوا ہونا)

نام بردن - نام لینا، یاد کرنا، مشہور کرنا

چون است - کیا وجہ ہے؟، آخر کیوں؟

سیاست فرمودن - سزا کا حکم دینا، حکم تعزیر نافذ کرنا

بخدمت نہادن - پیش کرنا، سامنے رکھ دینا

بہ تمامت - سب کا سب

دل خوشی - خوش دلی، مسرت

روانہ گردانیدن - روانہ کرنا، رخصت کرنا

درعجب آمدن - حیرت کا اظہار کرنا (مترادف: شگفتن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ یہ حکایت جس ماحول میں بیان ہوئی ہے اس لحاظ سے یہ ''حدیثی واقعہ'' کہلانے کا حق رکھتی ہے اور جس زمانے کا واقعہ ہے اس لحاظ سے یہ ''حکایات شاہان'' میں بھی داخل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ کے ایک تجارتی سفر کا واقعہ ہے جسے انھوں نے رسول پاک ﷺ کے سامنے سنایا ہے۔

☆ کہانی کا تعلق نوشیرواں کے انصاف سے ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کی رعایا اس کے منصفانہ مزاج سے خوب واقف تھی۔

☆ اس حکایت کا زمانہ ۴۰ دن سے زیادہ کی مدت پر پھیلا ہوا ہے۔

☆ اس حکایت میں ایک مقام پر ایسا انداز بھی ہے جس سے پڑھنے والے کا تجسس بڑھتا ہے۔ موجودہ دور میں اس کو ''ڈرامائی انداز'' کہتے ہیں۔

معروضی سوالات:

۱- نظام الملک طوسی کا پورا نام کیا ہے؟

۲- نظام الملک، طوس کے جس گاؤں میں پیدا ہوئے، اس کا نام لکھیے؟

۳- نظام الملک کی تاریخ پیدائش بتایئے؟

۴- نظام الملک کے ہم عصر شاعر اور ہم درس کا نام کیا تھا؟

۵- نظام الملک کا قتل کس سال میں ہوا؟

۶- نظام الملک کا قاتل ابو طاہر حارث کس فرقے سے تعلق رکھتا تھا؟

۷- نظام الملک کا قتل نہاوند میں ہوا لیکن تدفین کہاں ہوئی؟

۸- ''تربتِ نظام'' کیا ہے؟

۹- نظام الملک کی موت پر مرثیہ کہنے والے کسی ایک شاعر کا نام لکھیے؟

۱۰- نظام الملک نے مدرسہ نظامیہ بغداد کس سنہ میں قائم کیا؟

۱۱- سیاست نامہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

۱۲- سیاست نامہ کب لکھی گئی؟

۱۳- سیاست نامہ کتنی فصلوں پر مشتمل ہے؟

۱۴- اس حکایت میں کس خاتون کا ذکر آیا ہے؟

۱۵- رسول پاک ﷺ نے نوشیرواں کا واقعہ سن کر کیا فرمایا؟

تفصیلی سوالات:

۱- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیے۔

۲- انصاف مانگنے کی ہمت دلانے میں کس کا مشورہ کام آیا اور انصاف ملنے میں تاخیر کیوں ہوئی؟ وضاحت کیجیے۔

۳- اونٹ مل جانے کے بعد تاجر نے کس طرح اپنی ذمہ داری پوری کی اور مزید انعام پایا؟

عملی کام:

۱- نوشیرواں کے عدل و انصاف کی کہانیوں کا مطالعہ کیجیے۔

۲- داخلِ نصاب حکایت کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔